مٹ جانے کا عزم

اسلام کا منشا یہ ہے کہ دنیا میں ایک عام اقتصادی نظام اور عالمگیر انسانی برادری کو قائم کیا جائے۔ اور اس کی ابتدا گھر سے کی جائے۔ تنگ دلی، تنگ خیالی اور غفلت کا ایک لمحہ بھی تمہیں مکذبین میں شامل کر دے گا۔ شخصی اصلاح پر نظر رکھو اور جماعتی بھلائی کے اصول کو نہ بھولو۔ تب ہی تم فلاح پا سکتے ہو۔ قوموں کے شخصی اور قومی اخلاق جب تک پاکیزہ رہیں گے قوم زندہ رہے گی۔ جب اخلاقِ حمیدہ، اعمالِ ناپسندیدہ میں تبدیل ہو جائیں گے تو شجرِ قومی بے برگ و بار ہو جائیگا۔ ان بے برگ و بار قوموں کا نام مکذبین ہے۔

مسلمان کہلانے والی ملت عملِ غیر صالح کے باعث اس وقت مکذبین کی فہرست میں شمار ہے، ہر جگہ غلام اور خوار ہے۔ ایسی زندگی سے مٹ جانا بہتر ہے۔ ملت اگرچہ مٹتی جا رہی ہے۔ افسوس کہ اس میں مٹ جانے کا عزم نہیں، مٹ جانے کے عزم سے تو زندگی مل جاتی ہے! اس عزم سے شخصی اخلاق میں بھی خوشگوار تغیر آجاتا ہے۔ اور قومیں مکذبین کی فہرست سے نکل جاتی ہیں۔ عیش و آرام اپنے اوپر حرام کر کے ملی بچاؤ میں مصروف ہو جاتی ہیں، آپس میں عفو سے کام لیتی ہیں۔ اللہ کی طرف قدرتی دھیان اور رحجان بڑھ جاتا ہے۔

تاریخ میں مٹنے والوں کے اخلاق کا مطالعہ کرو۔ دعا اور کوشش سے کام لو۔ بے پناہ قربانی کا عزم لے کر اٹھو۔ صرف خدا کو مدِ نظر رکھنے والوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہو گی۔

(امیر افضل حق۔ دینِ اسلام ص ۱۱۲-۱۱۵